آیات نمبر 142 تا 147 میں تحویل قبلہ کا حکم ہے، جب رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنا رخ موجودہ قبلہ بیت المقدس سے پھیر کر خانہ کعبہ کی طرف کر لیں، یہ تحویل قبلہ اس بات کی بھی غماض تھی کہ اب صرف محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پیروکار ہی امت مسلمہ ہیں اور تمام اہل کتاب کو بھی ان ہی کی پیروی کرنا چاہیے

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ اب احمق لوگ یہ کہیں گے کہ مسلمانوں کو اپنے اس قبلہ یعنی بیت المقدس سے کس نے پھیر دیا جس پر وہ کچھ عرصہ پہلے سے قائم تھے قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ آپ فرما دیجئے کہ مشرق و مغرب سب اللہ ہی کے لئے ہے، وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور ہمارا رسول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) تم پر گواہ بنے وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ اور آپ پہلے جس قبلہ پر قائم تھے ہم نے عارضی طور سے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم ظاہر کر دیں کہ کون ہمارے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾

اور بیشک یہ قبلہ کا بدلنا کچھ لوگوں پر بڑا شاق گزرا مگر ان پر نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے، اور اللہ کی یہ شان نہیں ہے کہ تمہارا ایمان یونہی ضائع کردے، بیشک اللہ لوگوں پر بہت شفقت فرمانے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ

بے شک ہم آپ کا چہرہ بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں، سو ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیرے دیتے ہیں جو آپ کو پسند ہے، پس آپ اپنا رخ ابھی مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجئے

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ

اور اے مسلمانو! اب تم جہاں کہیں بھی ہو نماز کیلئے اپنے چہرے اسی مسجد حرام کی طرف پھیر لیا کرو

وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٤﴾

اور یہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے خوب جانتے ہیں کہ یہ تحویلِ قبلہ کا حکم ٹھیک ہے اور ان کے رب کی طرف سے ہے، اور یہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اس سے غافل نہیں ہے،

یہودیوں کو اپنی کتابوں اور روایات سے معلوم تھا کہ آخری نبی (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کا قبلہ مسجد الحرام ہوگا

وَ لَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ

اور اگر آپ اہلِ کتاب کے پاس تمام نشانیاں لے آئیں تب بھی وہ آپ کے قبلہ کی پیروی نہیں کریں گے اور نہ آپ ہی ان کے قبلہ کی پیروی کرنے والے ہیں

وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ

اور وہ آپس میں بھی ایک

دوسرے کے قبلہ کی پیروی نہیں کرتے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اور اگر آپ نے اپنے پاس صحیح علم آجانے کے بعد بھی ان کی خواہشات کی پیروی کی تو بیشک آپ نافرمانوں میں سے ہو جائیں گے اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس رسول ﷺ کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، اور یقیناً ان میں سے بعض لوگ حق کو جان بوجھ کر چھپا رہے ہیں بنی اسرائیل تورات اور انجیل میں آخری نبی کے متعلق دی گئی نشانیوں کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو پہچانتے تھے لیکن اپنی ہٹ دھرمی کے باعث انکار کرتے تھے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ حق وہی ہے جو آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے سو آپ ہرگز شک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں رکوع [۱۷]

آیات نمبر 148 تا 152 میں وضاحت کہ عبادت کی سمت کی اپنی اہمیت ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ نیک کاموں میں سبقت کرو۔ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو ہدایت کہ اب تم جہاں بھی جاؤ نماز کے لئے کعبہ کی طرف رخ کر لیا کرو۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ اور ہر قوم کی عبادت کے لئے ایک سمت مقرر ہوتی ہے وہ اسی کی طرف رُخ کرتی ہے، لیکن اصل بات یہ ہے کہ تم نیک کاموں میں سبقت کرو، تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم سب کو قیامت میں جمع کر لے گا، بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اور آپ جس جگہ بھی جائیں نماز کے وقت اپنا چہرہ مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیں، اور یہی آپ کے رب کی طرف سے فیصلہ برحق ہے، اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ اور آپ جس جگہ بھی جائیں نماز کے وقت اپنا چہرہ مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیں وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہرے مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیا کرو تاکہ لوگ تمہارے

خلاف کوئی اعتراض نہ کر سکیں سوائے ان لوگوں کے جو حد سے گزر چکے ہیں، پس تم ان سے مت ڈرو بلکہ مجھ ہی سے ڈرا کرو، تا کہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کر دوں اور تم اس سے ہدایت پا جاؤ كَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيۡكُمۡ وَ يُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾ ہمارا یہ احسان بھی اسی طرح ہے جیسا کہ ہم نے تم لوگوں میں تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہیں ہماری آیات پڑھ پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاک وصاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت و دانائی کی باتیں سکھاتا ہے اور تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دیتا ہے جو تم خود نہیں جان سکتے تھے فَاذۡكُرُوۡنِىۡٓ اَذۡكُرۡكُمۡ وَ اشۡكُرُوۡا لِىۡ وَلَا تَكۡفُرُوۡنِ ﴿۱۵۲﴾ سو ان نعمتوں پر تم مجھے یاد کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور میرے احسانات کا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو رکوع [۱۸]

آیات نمبر 153 تا 162 میں اہل ایمان کو صبر اور نماز سے صرف اللہ ہی سے مدد طلب کرنے کی ہدایت۔ مصیبت پر صبر کرنے والوں کو خوشخبری۔ وضاحت کہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے چکر لگانا حج اور عمرہ کا حصہ ہیں۔ کفار پر اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۵۳﴾ اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مجھ سے مدد طلب کیا کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے وَ لَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ يُّقۡتَلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ وَّلٰـكِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مُردہ مت کہا کرو، بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کا ادراک نہیں کر سکتے وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَىۡءٍ مِّنَ الۡخَـوۡفِ وَالۡجُـوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيۡنَ ۙ﴿۱۵۵﴾ اور ہم کچھ خوف اور بھوک سے اور کچھ مال و جان اور پھلوں کے نقصان سے لازماً تمہیں آزمائیں گے، اے نبی ﷺ! آپ ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں الَّذِيۡنَ اِذَآ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۙ قَالُوۡٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّـآ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾ کہ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ بیشک ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اُولٰٓـئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات

ہوں گی اور اس کی رحمت ان پر سایہ کرے گی، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں اِنَّ
الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا
جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ بیشک صفا اور مروہ کی پہاڑیاں اللہ کی نشانیوں میں
سے ہیں، لہٰذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی
کے چکر لگائے یہ کوئی گناہ کی بات نہیں ہے وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ
شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اور جو شخص خوش دلی کے ساتھ کوئی نیکی کرے گا تو یقیناً اللہ بڑا
قدر دان ہے اور سب جاننے والا ہے حج کی عبادت جس کی ابتداء ابراہیم (علیہ السّلام) کے
زمانے میں ہوئی تھی ظہور اسلام تک کسی نہ کسی حالت میں جاری وساری تھی، لیکن اس دوران
مشرکین مکّہ نے صفا اور مروہ کے درمیان بہت سے بت نصب کر لئے تھے۔ مسلمانوں کو تردد تھا
کہ ان بتوں کا طواف شرک ہے اس لئے گناہ کا کام ہے۔ اس آیت میں وضاحت کر دی گئی کہ
تمہارا ان بتوں سے کوئی تعلق نہیں، لیکن صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے چکر لگانا حج اور عمرہ کا
حصہ اور عین عبادت ہے۔ فتح مکہ کے بعد ان بتوں کو توڑ دیا گیا تھا اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ
اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِ ۙ
اُولٰٓىِٕكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ بیشک جو لوگ ہماری نازل کی
ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم نے اسے لوگوں کے لئے اپنی
کتاب میں واضح کر دیا ہے تو ایسے لوگوں پر اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے اور سب لعنت
بھیجنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَیَّنُوْا
فَاُولٰٓىِٕكَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۰﴾ سوائے ان لوگوں کے

جو توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں اور حق بات کو صاف صاف بیان کر دیں تو میں بھی انہیں معاف فرما دوں گا، اور میں بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہوں

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۟ۙ﴿۱۶۱﴾ بیشک جنہوں نے کفر اختیار کیا اور کفر کی حالت ہی میں مر گئے، ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ﴿۱۶۲﴾ یہ لوگ ہمیشہ اسی لعنت میں مبتلا رہیں گے، نہ تو ان پر سے کسی وقت عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں عذاب میں مہلت دی جائے گی

آیات نمبر 163 تا 167 میں توحید کا بیان اور دلائل بیان کئے گئے ہیں، نئی امت کے لئے شرک سے اجتناب کی ہدایات۔ قیامت کے دن شرک کرنے والوں کے انجام کا ایک منظر۔

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ اور تمہارا معبود حقیقی تو بس ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ نہایت مہربان اور ہر وقت رحم فرمانے والا ہے رکوع [۱۹] اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّ تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے بدلتے رہنے میں اور ان کشتیوں میں جو سمندر میں لوگوں کو فائدہ پہنچانے والی چیزیں اٹھا کر چلتی ہیں اور اس پانی میں جسے اللہ نے آسمان سے اتارا ہے پھر جس کے ذریعے وہ زمین کو مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے اور جس میں اُس نے ہر قسم کے حیوانات پھیلا دیئے ہیں اور ہواؤں کے رُخ کے بدلنے میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان حکمِ الٰہی کے پابند رہتے ہیں، ان سب میں عقلمند لوگوں کے لئے قدرتِ الٰہی کی بہت سی نشانیاں ہیں وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا

دوسروں کو بھی اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ
سے محبت کرنی چاہئیے، لیکن جو لوگ ایمان والے ہیں وہ سب سے بڑھ کر اللہ سے
محبت کرتے ہیں وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ
لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ کیا خوب ہوتا کہ یہ ظالم لوگ اس
وقت کو دیکھ لیتے جب عذاب ان کی آنکھوں کے سامنے ہوگا تو یہ جان لیتے کہ
سارے اختیارات کا مالک اللہ ہی ہے اور بیشک اللہ عذاب دینے میں بھی بہت سخت
ہے اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَ
تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ اور یہ وہ وقت ہوگا جب وہ پیشوا جن کی پیروی کی جاتی
تھی اپنے پیروکاروں سے بے زار ہوں گے اور وہ سب اللہ کے عذاب کو دیکھ لیں گے
اور ان کے سارے اسباب و وسائل ان سے منقطع ہو جائیں گے وَقَالَ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ اور اس بے
زاری کی حالت کو دیکھ کر پیروکار کہیں گے کہ کاش! ہمیں دنیا میں جانے کا ایک موقع
اور مل جائے تو ہم بھی ان سے اسی طرح بے زاری کا اظہار کریں گے جیسے انہوں نے
آج ہم سے بے زاری کا اظہار کیا ہے كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ
عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ اس وقت اللہ ان کے اعمال ان
کے سامنے حسرتیں بنا کر انہیں دکھائے گا، اور وہ کبھی جہنم کی آگ سے نہ نکل سکیں
گے رکوع [۲۰]

آیات نمبر 168 تا 177 میں کچھ حلال و حرام کا بیان۔ کافروں کو حق بات کی طرف بلانے کی ایک مثال۔ نیکی کی اصل حقیقت اور ان اعمال کی تلقین جو اللہ سے قربت کا باعث بنتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اے لوگو! زمین میں سے حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ، اور شیطان کی پیروی نہ کرو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وہ تو تمہیں برے کاموں اور بے حیائی کی ترغیب دیتا ہے اور تمہیں اکساتا ہے کہ تم اللہ کے متعلق وہ کچھ کہو جس کا تمہیں خود علم نہ ہو وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ اور جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ احکام پر عمل کرو تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں، ہم تو اسی طریقہ کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے، چاہے ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت یافتہ ہوں وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ اور ان کافروں کو حق بات کی طرف بلانے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی ایسے جانور کو پکارے جو پکار اور آواز سنتا تو ہے لیکن کچھ سمجھتا نہیں، یہ کفار بہرے، گونگے اور اندھے ہیں سو یہ عقل سے کام نہیں لیتے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

اے ایمان والو! اگر تم صرف اللہ ہی کی بندگی کرتے ہو تو جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا کی ہیں اس میں سے کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾

اللہ نے تم پر صرف مُردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو حرام کیا ہے، البتہ اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جو سخت مجبوری کی حالت میں ہو اور اس کا مقصد نہ تو نافرمانی ہو اور نہ ضرورت کی حد سے بڑھے، بیشک اللہ نہایت بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۖۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾

بیشک وہ لوگ جو کتاب یعنی تورات کی ان آیات کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے نازل فرمائی ہیں اور اس کے بدلے حقیر معاوضہ حاصل کرتے ہیں، یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھرنے کے سوا کچھ نہیں کھاتے اور اللہ قیامت کے روز نہ ان سے کلام کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا، اور ان کے لئے دردناک سزا ہو گی

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے

گمراہی اور مغفرت کے بدلے عذاب خرید لیا ہے، کیسا عجیب ہے ان کا حوصلہ کہ جہنم

کا عذاب برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الۡكِتٰبَ

بِالۡحَقِّ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِی الۡكِتٰبِ لَفِیۡ شِقَاقٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۱۷۶﴾ [الربع

] یہ عذاب اس وجہ سے ہے کہ اللہ نے تو ٹھیک حق کے مطابق کتاب نازل

فرمائی، مگر جنہوں نے کتاب میں اختلافات نکالے وہ یقیناً مخالفت اور ضد میں حق سے

بہت دور نکل گئے ہیں رکوع [۲۱] لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ

الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ وَ لٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ

الۡمَلٰٓئِكَةِ وَ الۡكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے چہرے کو مشرق

یا مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر ایمان لائے اور

قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی نازل کی ہوئی تمام کتابوں اور پیغمبروں پر

ایمان لائے وَ اٰتَی الۡمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰكِیۡنَ وَ

ابۡنَ السَّبِیۡلِ ۙ وَ السَّآئِلِیۡنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ اور پھر اللہ کی محبت میں اپنا مال

اپنے قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر

اور غلاموں کو آزاد کرانے میں خرچ کرے وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَی الزَّكٰوةَ ۚ وَ

الۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ۚ وَ الصّٰبِرِیۡنَ فِی الۡبَاۡسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ

حِیۡنَ الۡبَاۡسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾ اور

نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب کوئی عہد کرے تو اسے پورا کرے، اور

تنگدستی اور مصیبت کے وقت صبر کرے اور لڑائی کی شدّت کے وقت ثابت قدم رہے، یہی لوگ اپنے قول و فعل میں سچے ہیں اور یہی متقی اور پرہیزگار لوگ ہیں

آیات نمبر 178 تا 182 میں قصاص کے احکامات بیان کئے گئے ہیں اور یہ تنبیہ کہ قصاص معاشرہ کی زندگی کے لئے ضروری ہے۔مال کے بارے میں وصیت کے احکام ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ اے اہل ایمان ! ناحق قتل کئے گئے مقتولین کے بارے میں تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے، آزاد آدمی نے قتل کیا ہو تو اس آزاد ہی سے بدلہ لیا جائے، قاتل غلام ہو تو وہ غلام ہی قتل کیا جائے اور اگر عورت نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہو تو اس عورت ہی سے قصاص لیا جائے فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ پھر اگر مقتول کے بھائی قاتل کے ساتھ نرمی کرنے کیلئے تیار ہوں تو نیک طریقے سے اس کام کو سر انجام دو اور خوش دلی کے ساتھ دیت کی ادائیگی کرو ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور مہربانی ہے، پس جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے وَ لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ اور اے عقل والو! تمہارے لئے قصاص ہی میں زندگی اور بقا ہے تاکہ تم ناحق خوں ریزی سے بچو اور پرہیزگاری اختیار کرو یہ قتل عمد کے احکام ہیں جبکہ قتل خطاء کے احکام سورۃ النساء آیت 92 میں بیان کئے گئے ہیں كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ اِلْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ

بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ تم پر یہ بھی فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آ پہنچے اور اگر اس نے کچھ مال چھوڑا ہو، تو اپنے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لئے انصاف کے ساتھ وصیت کرے، یہ متقی لوگوں پر لازم ہے یہ میراث کے ابتدائی احکام تھے، میراث کے متعلق تفصیلی احکام نازل ہو جانے کے بعد [سورۃ النساء، آیت 12،11] اب میراث کی تقسیم ان تفصیلی احکام کے مطابق ہی ہو گی فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾ پھر جس شخص نے اس وصیّت کو سننے کے بعد اسے تبدیل کر دیا تو اس کا گناہ اس بدلنے والے پر ہی ہے، بیشک اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ پھر اگر کسی شخص کو وصیّت کرنے والے کی طرف سے دانستہ یا نا دانستہ کسی وارث کی حق تلفی کا علم ہوا ہو اور اگر وہ وارثوں کی باہمی رضامندی سے وصیت کو بدل کر ورثا کے درمیان صلح کرا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ نہایت بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے رکوع [۲۲]

آیات نمبر 183 تا 188 میں روزہ کے احکامات تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں نیز رشوت کے ذریعہ حکام تک رسائی اور ناحق دوسروں کا مال کھانے کی ممانعت کی گئی ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴿۱۸۳﴾ اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ یہ گنتی کے چند دن ہیں، پس اگر تم میں سے کوئی شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرلے وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴿۱۸۴﴾ اور جو مریض یا مسافر ایک مسکین کو کھانا کھلانے کی طاقت رکھتے ہوں ان کے ذمے ایک مسکین کے کھانے کا فدیہ ہے، پھر جو کوئی اپنی خوشی سے زیادہ نیکی کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے، اور اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو تمہارا روزہ ہی رکھ لینا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے، یہ ابتدائی احکام تھے جس میں مریض اور مسافر کو یہ سہولت تھی کہ بعد میں روزے رکھنے کی بجائے وہ مسکین کے کھانے کی شکل میں ان کا فدیہ ادا کر دے، لیکن اگلی آیت جو تقریباً ایک سال کے بعد نازل ہوئی اس میں یہ فدیہ کی اجازت منسوخ کر دی گئی

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ ماہ رمضان

وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جس میں لوگوں کے لئے رہنمائی اور حق و باطل کا فرق صاف ظاہر کرنے والی کھلی نشانیاں ہیں، لہذا اب تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ اور اگر کوئی شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو اور روزے نہ رکھ سکے تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لے یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴿۱۸۵﴾ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے مشکل نہیں چاہتا، یہ رعایت کے احکام اس لئے دیے گئے ہیں تاکہ تم گنتی پوری کر سکو اور اس لئے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت عطا کی ہے اس پر اللہ کی کبریائی کا اعتراف کرو اور اس کے شکر گزار بندے بن جاؤ وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴿۱۸۶﴾ اور اے پیغمبر (ﷺ)! جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو انہیں بتا دیں کہ میں ان کے قریب ہی ہوں، جب بھی کوئی شخص مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار کو سنتا ہوں اور اس کو جواب دیتا ہوں، لہذا انہیں بھی چاہئے کہ میری فرمانبرداری کریں اور صرف مجھ ہی پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پا جائیں اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآىِٕكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ تمہارے لئے ماہ رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ اللہ کو معلوم ہے کہ اس معاملہ میں تم لوگ اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے

سو اس نے تم پر نظر کرم فرمائی اور تمہیں معاف فرما دیا فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ پس اب تم ان سے مباشرت کر لیا کرو اور جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے چاہا کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح صادق کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے الگ ہو کر نمایاں ہو جائے، پھر رات تک روزہ کو پورا کیا کرو وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ اور جب تم مساجد میں اعتکاف کی حالت میں ہو تو اس دوران بیویوں سے قربت نہ کیا کرو، یہ احکام اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں پس ان کے نزدیک بھی نہ جانا، اسی طرح اللہ لوگوں کے لئے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ وہ خلاف ورزی سے بچیں۔ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ اور تم ناجائز طور سے آپس میں ایک دوسرے کا مال نہ کھایا کرو اور نہ مال کو بطورِ رشوت حاکموں کو اس نیت سے دیا کرو تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ جانتے بوجھتے ہوئے تم بھی ناجائز طریقہ سے کھا سکو رکوع [۲۳]

آیات نمبر 189 تا 195 میں لوگوں کی طرف سے چاند کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کا جواب۔ محترم مہینوں اور مسجد حرام کے پاس کفار کی طرف سے حملہ کی صورت میں جوابی کاروائی کی اجازت دی گئی۔

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ لوگ آپ سے چاند کی گھٹتی بڑھتی صورتوں کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ یہ لوگوں کے لئے تاریخوں اور حج کے مہینے کے تعیّن کے لئے وقت کی علامتیں ہیں وَ لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَ اْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم دروازہ کو چھوڑ کر گھروں میں ان کے پیچھے کی طرف سے آؤ بلکہ نیکی تو پرہیزگاری اختیار کرنے کا نام ہے، اور تم گھروں میں ان کے دروازوں کے راستے آیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ حج کی عبادت جس کی ابتداء ابراہیم (علیہ السّلام) کے زمانے میں ہوئی تھی ظہور اسلام تک کسی نہ کسی حالت میں جاری وساری تھی، لیکن اس دوران مشرکین مکّہ نے دوسری عبادات کی طرح اس میں بھی بہت سی بدعتیں داخل کرلی تھیں، ان میں سے ایک یہ تھی کہ حج کے لئے احرام باندھ لینے کے بعد اگر انہیں گھروں میں داخل ہونے کی ضرورت پیش آتی تو ان دروازوں سے گھروں میں داخل نہ ہوتے جن دروازوں سے باہر نکلے تھے بلکہ مکانوں کے پیچھے سے کسی دوسرے راستے سے داخل ہوتے تھے اور اسے نیکی کی بات سمجھتے تھے، اس آیت میں ان کی اس بے بنیاد رسم کی نفی کی گئی ہے وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۰﴾

اور اللہ کی راہ میں تم بھی ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے لڑتے ہیں مگر حد سے
تجاوز نہ کرو، بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ
ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ
الْقَتْلِ ۚ اور ان کفار کو جہاں بھی پاؤ قتل کردو اور تم بھی انہیں وہاں سے باہر نکال
دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا اور شرک کا فتنہ تو قتل سے بھی زیادہ سخت جرم
ہے اس آیت میں پہلی مرتبہ ان لوگوں سے لڑنے کی اجازت دی گئی جو مسلمانوں سے آمادہ جنگ
تھے وَ لَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ ۚ فَاِنْ
قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹۱﴾ اور ان سے مسجدِ حرام
کے آس پاس نہ لڑو جب تک کہ وہ خود تم سے وہاں جنگ میں پہل نہ کریں، ہاں اگر وہ
تم سے وہاں جنگ کریں تو انہیں قتل کر ڈالو، ایسے کافروں کی یہی سزا ہے فَاِنِ
انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۲﴾ اور اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ نہایت بخشنے
والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ
الدِّیْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹۳﴾ اور ان
سے اس وقت تک جنگ کرتے رہو جب تک کہ شرک کا فتنہ ختم نہ ہو جائے اور اللہ کا
دین غالب ہو جائے، پھر اگر وہ باز آجائیں تو سوائے ظالموں کے کسی کے خلاف اقدام
مناسب نہیں اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ
فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَیْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَیْكُمْ ۪ وَ

اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِیۡنَ﴿۱۹۴﴾ حرمت والا مہینہ بدلہ ہے حرمت والے مہینے کا اور دیگر حرمت والی چیزیں ایک دوسرے کا بدل ہیں، پس اگر تم پر کوئی زیادتی کرے تم بھی اس زیادتی کی سزا دو مگر اتنی ہی جتنی اس نے تم پر کی، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ بات خوب جان لو کہ اللہ متقی و پرہیز گار لوگوں کے ساتھ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے حرمت والے مہینوں میں جنگ و جدال کی ممانعت تھی، لیکن مشرکین مکہ اس کا خیال نہیں کرتے تھے اور لوٹ مار کے لئے مسلمانوں پر حملہ کر دیتے تھے۔ اس آیت کے ذریعہ مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ ایسی صورت میں تمہیں بھی مناسب بدلہ لینے کی اجازت ہے وَ اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡكُمۡ اِلَی التَّهۡلُكَةِ ۚۛ وَ اَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ﴿۱۹۵﴾ اور تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو، اور اللہ کی راہ میں خلوص سے خرچ کیا کرو، بیشک اللہ تعالیٰ خلوص سے نیک کام کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے

آیات نمبر 189 تا 203 میں حج اور عمرہ کے عمومی احکامات بیان کئے گئے ہیں

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ وَ لَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ ؕ اور حج اور عمرہ کو خاص اللہ کے لئے پورا کیا کرو، پھر اگر تم راستے میں روک دیئے جاؤ تو قربانی کا جو جانور بھی میسر ہو پیش کر دو اور اپنے سروں کو اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک جانور اپنی قربانی کے مقام تک نہ پہنچ جائے فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ پھر تم میں سے اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو اور اس وجہ سے قبل از وقت سر منڈوالے، تو فدیہ کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ ادا کرے یا قربانی کرے فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ٙ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ، پھر جب تم امن کی حالت میں ہو تو جو شخص عمرہ کے ساتھ حج کو ملانے کا فائدہ حاصل کرے تو جو قربانی بھی میّسر آئے کر دے، پھر جسے یہ میّسر نہ ہو وہ تین دن کے روزے دوران حج رکھے اور سات دن کے روزے حج سے واپسی کے بعد، یہ پورے دس روزے ہوئے ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ یہ حج اور عمرہ ملا کر کرنے کی رعایت صرف اس کے لئے ہے جس کے اہل و عیال مسجدِ حرام کے پاس نہ رہتے ہوں، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے رکوع [۲۴]

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ ؔ حج کے چند مہینے معیّن ہیں تو جو شخص ان میں احرام باندھ کر حج کی نیت کر لے تو ان دنوں میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے اور نہ

کوئی برا کام اور نہ ہی کسی سے جھگڑا کرے، اور تم جو بھی نیک کام کروگے اللہ اسے خوب جانتا ہے
ابراہیم (علیہ السّلام) کے زمانے سے حج کا وقت بھی مقرر تھا شوال، ذوالقعدہ اور، ذوالحجہ کا پہلا
عشرہ۔ ارکان حج تو ۔ ذوالحجہ ہی میں ادا کئے جاتے ہیں لیکن احرام شوال یا ذوالقعدہ میں بھی باندھا جا
سکتا ہے وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ؗ وَ اتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ اور حج
کے سفر کے لئے زادِ راہ لے لیا کرو، بیشک سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے، اور اے عقل والو! مجھ
سے ڈرتے رہو لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ ؕ اور تم پر اس بات
میں کوئی گناہ نہیں کہ اگر تم حج کے دوران اپنے رب کا فضل بھی تلاش کرو فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ
عَرَفٰتٍ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَ اذْکُرُوْہُ کَمَا ھَدٰىکُمْ ۚ وَ اِنْ
کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۱۹۸﴾ پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعرِ حرام یعنی
مُزدلفہ میں اللہ کا ذکر کیا کرو اور اُس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اُس نے تمہیں سکھایا ہے، اور بیشک
اس سے پہلے تم اس سے ناواقف تھے ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَ
اسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۹﴾ پھر اس کا خیال رکھو کہ تم بھی عرفات میں وہیں
سے جاکر واپس آیا کرو جہاں سے سب لوگ واپس آتے ہیں اور اللہ سے معافی طلب کرو، بیشک
اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے مشرکین مکہ کی حج کے معاملہ میں ایک اور بدعت یہ تھی کہ وہ
عرفات نہیں جاتے تھے، ان کا کہنا تھا کہ مکہ کے رہنے والوں کے لئے عرفات جانا ضروری نہیں
ہے، اس آیت میں اس بدعت سے منع فرما دیا گیا ہے فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ
فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا ؕ پھر جب تم حج کے مناسک
پورے کر چکو تو اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے رہے ہو بلکہ اس سے بھی
زیادہ بڑھ چڑھ کر ایک اور بدعت یہ تھی کہ مشرکین مکہ حج کے بعد ایک جگہ جمع ہو جاتے تھے اور
اپنے اپنے آباواجداد کے جھوٹے سچے قصے بڑے فخر سے بیان کرتے تھے، جس سے منع فرما دیا گیا

ہے فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝۲۰۰
پھر لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں سب کچھ دنیا میں ہی
عطا کر دے، اور ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱ اور لوگوں
میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور
آخرت میں بھی بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۲۰۲ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے اعمال کا
اجر دنیا اور آخرت دونوں میں ملے گا، اور اللہ بہت تیزی سے حساب کرنے والا ہے اس دنیاوی
زندگی کا اصل مقصد آخرت کی تیاری ہے۔ حج ایک ایسا مبارک موقع ہے جب دعائیں قبول ہوتی
ہیں۔ بڑی بدنصیبی کی بات ہے کہ اس موقع پر بھی بعض لوگ صرف دنیا ہی کے مال و دولت اور
ترقی کے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔ عمومی طور پر ہمیشہ ہی اور حج کے موقع پر خاص طور سے دنیا اور
آخرت دونوں کے لئے دعائیں مانگنی چاہئیں ۔ ایک بڑی جامع دعا [رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ] تلقین کی گئی ہے وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ
اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ اور اللہ کو گنتی کے ان چند دنوں میں بہت کثرت سے یاد کیا کرو فَمَنْ
تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ پھر اگر
کسی نے جلدی کی اور منیٰ سے دو ہی دنوں کے بعد واپس آ گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جس نے
تاخیر کی تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ یہ دن اس نے تقویٰ کے ساتھ بسر کیے ہوں وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۰۳ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ
ایک دن تم سب کو اسی کے پاس جمع کیا جائے گا۔

آیات نمبر 204 تا 207 میں مسلمانوں کو منافقین اور شیطان سے ہوشیار رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ کفار کو تنبیہ، انبیاء کو بھیجنے کی حکمت اور مسلمانوں کو ہر حال میں اللہ کی راہ میں ثابت قدم رہنے کی ہدایت کی گئی ہے

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّعۡجِبُكَ قَوۡلُهٗ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ يُشۡهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىۡ قَلۡبِهٖ ۙ وَ هُوَ اَلَدُّ الۡخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ اور لوگوں میں سے وہ شخص بھی ہے کہ دنیاوی زندگی کے بارے میں اس کی گفتگو آپ کو اچھی لگتی ہے اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ بھی بناتا رہتا ہے، حالانکہ وہ سب سے زیادہ جھگڑالو ہے وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الۡاَرۡضِ لِيُفۡسِدَ فِيۡهَا وَ يُهۡلِكَ الۡحَرۡثَ وَ النَّسۡلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ اور جب وہ آپ کے پاس سے واپس جاتا ہے تو اس کی ساری کوشش یہ ہوتی ہے کہ زمین میں ہر جگہ فساد برپا کرے اور کھیتیاں اور جانیں تباہ کر دے، اور اللہ فساد کو پسند نہیں فرماتا وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتۡهُ الۡعِزَّةُ بِالۡاِثۡمِ فَحَسۡبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو اس کا غرور اسے مزید گناہ کرنے پر اکساتا ہے، پس ایسے شخص کے لئے تو جہنم ہی کافی ہے اور وہ یقیناً بہت برا ٹھکانا ہے وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡرِىۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ اور لوگوں میں کوئی ایسا مخلص بھی ہے جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان تک بیچ ڈالتا ہے، تو اللہ اپنے ایسے بندوں پر بہت مہربان ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا

فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ اے ایمان والو! دین اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے پیچھے نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ پس اگر ان واضح نشانیوں اور احکام کے بعد بھی تم لغزش کرو اور گمراہ ہو جاؤ تو یاد رکھو کہ اللہ بڑا زبردست اور بڑی حکمت والا ہے پھر کوئی نہیں جو اس کی سزا سے بچا سکے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ کیا وہ لوگ اسی بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کے سائے میں فرشتوں کے ساتھ آجائے اور سب کاموں کا فیصلہ ہی کر دیا جائے، اور آخر کار سارے معاملات اللہ ہی کے حضور میں پیش کئے جائیں گے رکوع [۲۵] سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَ مَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ اے پیغمبر ﷺ! آپ بنی اسرائیل سے پوچھ لیں کہ ہم نے انہیں کتنی واضح اور کھلی نشانیاں عطا کی تھیں، اور اگر کوئی شخص اللہ کی نعمت کو اپنے پاس آجانے کے بعد بدل ڈالے تو وہ یاد رکھے کہ بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ دنیا کی زندگی کافروں کے لئے خوش نما بنادی گئی ہے اور وہ ایمان والوں سے تمسخر کرتے ہیں، حالانکہ قیامت کے دن پرہیزگاروں کی شان بلند ہوگی، اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حد و حساب رزق دیتا ہے كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۠ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ ابتداء میں سب لوگ ایک ہی امت اور ایک دین پر تھے، پھر جب لوگوں کے درمیان دین میں اختلافات ہونے لگے تو اللہ نے انبیاء کو بھیجا جو جنت کی بشارت

بھی دیتے تھے اور جہنم سے ڈراتے بھی تھے اور ان کے ساتھ حق پر مبنی کتاب بھی اتاری تا کہ ان باتوں کے بارے میں فیصلہ کر دے جن میں وہ اختلاف کرنے لگے تھے وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ اور اس میں اختلاف بھی انہی لوگوں نے کیا جن کے پاس کتاب کی صورت میں واضح احکام آچکے تھے، دراصل انہوں نے یہ اختلاف محض آپس کی ضد کے باعث کیا فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ پھر اللہ نے اپنے فضل سے اہل ایمان کی ان باتوں میں راہنمائی فرمائی جس میں وہ اختلاف کرتے تھے وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تم پر تو ابھی وہ آزمائشیں آئیں ہی نہیں جو تم سے پہلے لوگوں پر آئیں تھیں مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ ان کو بڑی بڑی سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور انہیں مصائب کی کثرت سے ہلا ڈالا گیا یہاں تک کہ خود اس وقت کا رسول اور ان کے ایمان والے ساتھی بھی پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک اللہ کی مدد قریب ہے یہی جواب پچھلے رسولوں اور ان کی امت کو دیا گیا تھا اور یہی یقین دہانی رسول اللہ (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کو کرائی گئی۔